بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — ٹیلیفون: ۴۴۹

جلد ۷۱ | جمعرات ۹ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، ۴ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش، ۴ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داری آپ پر ڈالی ہے اسکو صحیح طور پر نبھائیں

یہ امر یاد رکھیں کہ آپ لوگ اس زمانہ میں (دینِ حق) کے محافظ اور اسکے نور کو پھیلانے والے ہوں

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ کا روح پرور برقی پیغام

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا ۳۲ واں جلسہ سالانہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو لیگوس شہر کے مضافات میں واقع احمدیہ کالونی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کے لیے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ کیبل گرام ایک روح پرور پیغام ارسال فرمایا۔ حضور نے اس پروگرام میں اہل نائیجیریا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر دل و جان سے کاربند ہونے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے احباب جماعت پر غلبۂ دین حق کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کے اس قیمتی پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

عزیز بھائیو! بہنو اور بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خدا تعالیٰ اس کانفرنس اور نائیجیریا جماعت کو اپنی برکات سے نوازے۔ آپ یہ امر یاد رکھیں کہ آپ اس آخری زمانہ میں (دینِ حق۔ ناقل) کے محافظ اور اس کے نور کو پھیلانے والے ہیں۔ ہمیں اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (..... حضرت اقدس۔ ناقل) کے سچے روحانی فرزند بنیں۔ آپ اسلام اور قرآن کریم سیکھیں۔ اس پر عمل پیرا ہوں اور پھر اسے دوسروں تک پہنچائیں۔ اور اس امر کی بھی کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ نے جو بہت بڑی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ آپ اس کو صحیح طور پر نبھانے کے اہل بنیں۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مرزا ناصر احمد

"سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳ تبلیغ/فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب کرام التزام اور توجہ سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کے لئے دن رات عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں تا ہمارا قادر و توانا خدا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو بھرپور کام کرتے چلے جانے والی برکتوں اور فضلوں سے معمور لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل سے سر درد، چکروں اور متلی کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• ایک ایکسیڈنٹ میں خاکسار کے بھتیجے چوہدری محمد ابراہیم صاحب تخت بھائی شوگر مل کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور بائیں ٹانگ کی ہڈی شدید چوٹ کی وجہ سے کریک ہو گئی ہے پانچ چھ دن پشاور ہسپتال میں رہنے کے بعد ریلوے ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواستِ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ سب ٹوٹے ہوئے کام درست فرما دے۔ ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھے اور نصرت اور پردہ پوشی کے ساتھ انجام بخیر فرمائے۔ (محمد اسماعیل دیالگڑھی ربوہ)

جماعت احمدیہ کی (۶۳) ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء/ امان ۱۳۶۱ ہش بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس ایجنڈا کیلئے تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ۸۲ء مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ/امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور حسب قواعد ہو۔

۳۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۴۔ حضور کے ارشاد (فرمودہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء) کے مطابق "ایک چوتھائی نمائندگی (۳۰) تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے"

۵۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ اُن کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۴ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

خدا کی نگاہ میں معزز شمار ہونے کا طریق

دنیا میں ہر کوئی عزت کا خواہاں ہے۔ ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ معزز شمار ہو اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ انسان کی عزت دولت سے ہوتی ہے اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹنے میں لگے رہتے ہیں۔ بعض کا خیال یہ ہوتا ہے کہ انسان کو اونچے منصب اور مقام کی بناء پر معزز سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ عہدوں کے پیچھے ہی بھاگتے رہتے ہیں۔ الغرض دنیا والوں نے عزت کے مختلف معیار مقرر کر رکھے ہیں اور ان خود ساختہ معیاروں کے مطابق وہ ہر کسی کے معزز ہونے یا نہ ہونے کا اندازہ لگاتے رہتے ہیں۔

عزت حاصل کرنے اور معزز شمار ہونے کی خواہش ایک فطری خواہش ہے جو کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی شکل میں ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہے۔ اسلام نے انسان کی اس خواہش کا بھی احترام کیا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ فانی دنیا کی فانی عزتیں اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ دنیا والے آج کسی کو عزت دیتے ہیں اور کل اسی کو بے عزت کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اس لئے اصل اور حقیقی عزت وہ ہے جو انسان کو خدا کی نگاہ میں حاصل ہو کیونکہ عزت سب کی سب اسی کے ہاتھ میں ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ تمام تر کوشش اس بات کی کرے کہ وہ خدا کی جناب میں معزز شمار ہو۔ پھر اسلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ خدا کی نگاہ میں معزز شمار ہونے کا طریق کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حقیقی عزت اور اس کے حصول کے طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط

(فاطر آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ جو عزت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یاد رکھے کہ تمام عزت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پاک باتیں اسی کی طرف چڑھ کر جاتی ہیں اور ایمان کے مطابق عمل ان کو اٹھاتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ جو بھی عزت کا خواہاں ہے اسے چاہیئے کہ اس امر کو فراموش نہ کرے کہ عزت سب کی سب خدا کے ہاتھ میں ہے اور وہ عزت اسے دیتا ہے جو اس کی بھیجی ہوئی ہدایت پر ایمان لا کر اس کے مطابق نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ حقیقی عزت کے حصول کو اللہ تعالےٰ نے دو چیزوں کے ساتھ مشروط کیا ہے ایک اَلْكَلِمُ الطَّيِّبُ اور دوسرے اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ۔ حقیقی عزت کے حصول کے لئے ان دونوں شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایمان لائے بغیر انسان خدا کی جناب میں معزز شمار نہیں ہو سکتا لیکن خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معزز شمار ہونے کے لئے محض ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان عمل صالح کے بغیر مقبول نہیں ہوتا۔ ایمان کو مقبول بنانے والے اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ کی رو سے اعمال صالحہ ہی ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص ایمان تو لے آتا ہے لیکن اعمال صالحہ نہیں بجا لاتا اور پھر بھی یہ سمجھتا ہے کہ خدا اسے دنیا اور آخرت میں عزت عطا کرے گا تو وہ بہت بڑی بھول میں ہے۔ جو شخص ایمان لانے کے باوجود اس کے عملی تقاضوں کو پورا نہیں کرتا اور گناہوں کے ارتکاب میں دلیری دکھاتا ہے وہ اپنے آپ کو خدا کی نگاہ میں عزت کا نہیں بلکہ ذلت کا مستحق بناتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے خبردار فرمایا ہے:۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ تقوےٰ شعار (یعنی باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنے والا اور نیکی کی باریک راہوں پر چلنے والا) ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

جب خدا تعالےٰ کی نگاہ میں عزت پانے کے لئے ایمان کے مطابق ہر قسم کے معاصی سے بچ کر پوری شرائط کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانا اور تقوےٰ کی باریک راہوں پر چلنا ضروری ہے تو وہ لوگ جو ایمان کے دعویدار بننے کے باوجود اعمال صالحہ نہیں بجا لاتے بلکہ ہر قسم کے گناہوں کا کھلے عام ارتکاب کرتے ہیں سخت خطرہ کی حالت میں ہیں۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں کیسے عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ عزت تو وہی پائیں گے اور معزز وہی شمار ہوں گے جو اپنے مومن ہونے کا اپنے عمل سے ثبوت دیں گے۔ یعنی جو باریک در باریک رگِ گناہ سے بچیں گے اور نیکی کی باریک راہوں پر چلیں گے اور تقوی اللہ میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ خدا تعالےٰ کو راضی کئے بغیر کوئی اس کی نگاہ میں معزز قرار نہیں پا سکتا اور جو سمجھتا ہے کہ میرے لئے ایمان کا دعوےٰ ہی کافی ہے۔ اور مجھے گناہوں سے بچنے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی ضرورت نہیں اور یہ کہ میں محض زبانی ایمان کے بل پر ہی خدا کی نگاہ میں معزز بن جاؤں گا وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ وہ اپنے اس انتہائی افسوسناک طرزِ عمل سے اپنے آپ کو خدا کی نگاہ میں عزت کا نہیں ذلت کا مستحق بنا رہا ہے۔ العیاذ باللہ

بلا تبصرہ

"ایک لمحۂ فکریہ ۔۔۔۔۔؟"

ہفت روزہ الاعتصام لاہور اپنے ۲۹ جنوری ۱۹۸۲ء کے شمارہ (جلد ۳۳ شمارہ ۲۷) کے صفحہ ۳ پر مندرجہ بالا عنوان کے تحت رقمطراز ہے:۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور بعثت و رسالت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ولادت کے اعتبار سے آپؐ محمد بن عبد اللہ ہیں اور رسالت سے سرفراز ہونے کے بعد محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد بن عبد اللہ آپ چالیس سال تک رہے جبکہ جزیرہ نمائے عرب معمورۂ شرک و کفر، بہیمیت و درندگی میں ڈوبا ہوا اور رہزنی و غارت گری میں ضرب المثل تھا لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب رسول اللہ بن گئے تو ۲۳ سال میں عرب کی کایا پلٹ گئی۔ کفر و شرک کی جگہ توحید و ربوبیت الٰہی کا پرچم چار دانگ عالم میں لہرانے لگا۔ ڈاکو اور رہزن ہادی و مصلح بن گئے اور اخلاقی پستی کے شکار عرب معلم اخلاق و انسانیت بن گئے۔

ہم یوم "میلاد" منا کر خوش ہو لیتے ہیں کہ ہم نے عقیدت و محبت کا حق ادا کر دیا۔ حالانکہ ہم بھی شرک و بدعت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں، اخلاقی پستیوں کا شکار ہیں اور دنیا بھر کی خرابیاں ہمارے اندر موجود ہیں۔ ہم نے کبھی سوچا کہ جس کا "میلاد" ہم منا رہے ہیں اس نے تو ۲۳ سال میں دنیا کا نقشہ بدل دیا تھا اور ہم برس ہا برس سے "میلاد" منا رہے ہیں لیکن ہمارا اخلاق و کردار انحطاط پذیر ہی ہے توحید سے ہم بیگانہ تر ہوتے جا رہے ہیں اور کسی شعبے میں بھی ہماری وابستگی اسلامی تعلیمات سے نظر نہیں آتی۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

کیا اس کی وجہ یہی نہیں کہ ہماری جذباتی وابستگی صرف محمد بن عبد اللہ (یعنی صرف یوم میلاد) کے ساتھ باقی رہ گئی ہے۔ لیکن احساس و شعور کے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول اللہ اور اس منصب کے تقاضوں کو ماننے کے لئے ہم تیار نہیں؟ اور محبت کے قرآنی معیار، اطاعتِ رسولؐ کو ہم نے بالکل فراموش کر دیا ہے۔؟ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (القرآن الحکیم)"

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے ؛ (مینیجر الفضل)

ستارۂ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

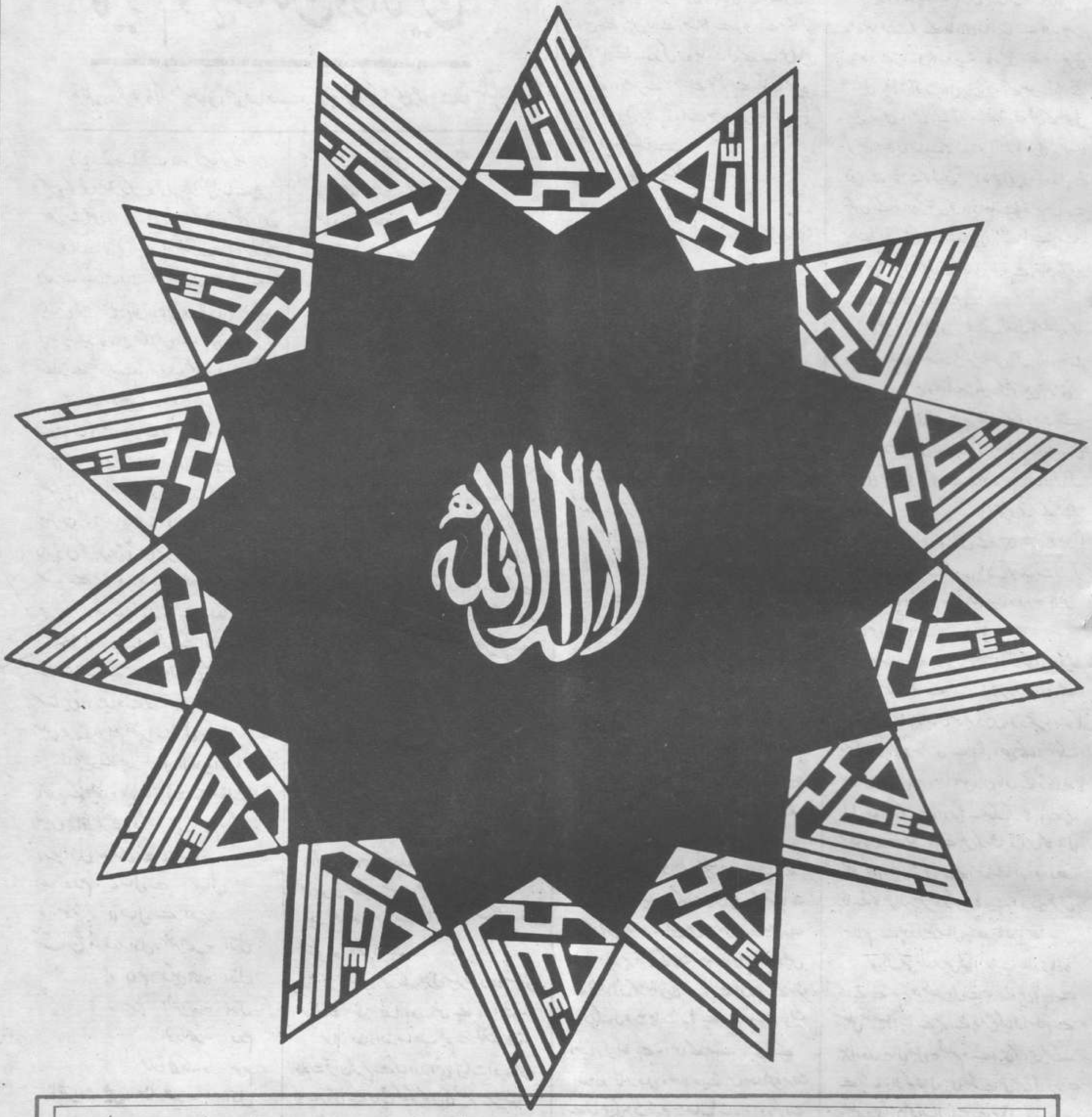

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو احباب جماعت احمدیہ کو "ستارۂ احمدیت" عطا کرتے ہوئے فرمایا:۔

"..... دُعا کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آج میں آپ کو "ستارۂ احمدیت" دوں جو نشان ہو ان برگزیدہ احمدیوں کا جو پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ....."

(الفضل ۶ جنوری ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ واشنگٹن امریکہ

کا یوم نونہالان و والدین

(مرتبہ:۔ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ملک جنرل سیکرٹری جماعت واشنگٹن)

دنیائے عیسائیت ۲۵ دسمبر کو یسوع مسیح کا خود مقرر کردہ یوم پیدائش منانے میں مصروف تھی۔ امریکہ میں عام تعطیل تھی۔ اس مصروف دیار میں یہ موقع غنیمت جان کر نوجوانانِ احمدیت نے اِس دن کے بہترین مصرف کے لئے ایک پروگرام "یوم نونہالانِ و والدین" مرتب کیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا اس لئے بھی بہت بڑی تعداد نے شمولیت کی اور عید کا سماں بندھ گیا۔

جمعہ کے خطبہ میں مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے قرآن کی متعدد آیات پڑھیں اور واضح کیا کہ ہم سب کو ابراہیمی اطوار پر چلنا چاہیئے اور اسمٰعیلی استقامت، قربانی اور اطاعت کا بہترین نمونہ بننا چاہیئے۔ والدین کی عظیم ترذمہ داریوں کو بطریق احسن سرانجام دینے کے لئے سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے اور دوسرے نمبر پر اپنا نمونہ پیش کرنا ہے۔ دعا کی اہمیت نمونہ بننے کی افادیت اور تربیت اولاد سے متعلق مولانا صاحب نے حضرت اقدس کی کئی تحریریں سنائیں اور جماعت کو متنبہ کیا کہ ان سے غفلت ہمیں موردِ الزام ٹھہرائے گی۔

نماز جمعہ کے بعد اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے علیحدہ علیحدہ قرأت کے مقابلے ہوئے انہیں بلحاظِ عمر تین درجوں میں تقسیم کیا گیا۔

درجہ اوّل ۴ سال سے ۷ سال

" دوم ۔ ۷ سال سے ۱۱ سال

" سوئم ۔ ۱۱ سال سے اوپر

نتائج:۔ درجہ اوّل۔ مظہر احمد ۔ اوّل

" دوم وکیل احمد ۔ اوّل

" سوئم انصر احمد ۔ اوّل

انور احمد ۔ دوم

حماد احمد ملک ۔ سوم

ناصرات میں: حنا احمد ۔ اوّل

" ہما احمد ۔ دوم

چھوٹے بچوں میں مخصوص انعام کے مستحق فرحان احمد اور عرفان احمد قرار پائے۔ تقریری مقابلوں میں جس کا عنوان تھا "ایک احمدی بچہ کی حیثیت سے میری والدین سے توقعات"۔ انعامات کے مستحق کی تفصیل یہ رہی۔

درجہ اوّل۔ مظہر احمد اوّل

درجہ سوئم ۔ احمد سعید اوّل

ذوالفقار جمیل ۔ دوم۔

جواد احمد ملک ۔ سوم

حماد احمد ملک ۔ انعام خصوصی۔

ناصرات میں ۔ سارہ ملک ۔ اوّل

" " نبیلہ کلیم خان ۔ اوّل

ہما احمد ۔ دوم

ناصرات میں:۔ شمیلہ خان ۔ سوم

اور حنا احمد ۔ سوم

اطفال کی دو ٹیمیں فٹ بال میچ کے لئے میدان میں آئیں۔ میجر عبدالمجید صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں میچ کھیلا گیا۔ کپتان انصر احمد کی ٹیم نے تین گول کئے جبکہ کپتان جواد احمد ملک کی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی۔

ان مقابلوں کے بعد کھانے پینے کا وقفہ دیا گیا جس کا بہترین انتظام مقامی جماعت نے کیا تھا۔ کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور پھر ایک دلچسپ اور معلوماتی گفت و شنید کا پروگرام شروع ہوا جس کے ممبران تھے۔

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔ مشنری انچارج موضوع گفتگو روحانی اور اخلاقی تربیت اولاد۔

منور احمد صاحب سعید۔ ریجنل صدر موضوع گفتگو بچوں اور والدین کے درمیان مواصلات۔

ڈاکٹر لئیق احمد صاحب ناظم ضیافت و رہائش موضوع گفتگو ۔ جسمانی صحت و منشیات

مبشر احمد صاحب صدر جماعت واشنگٹن موضوع گفتگو ۔ ناظم رابطہ۔

ڈاکٹر مسعود احمد ملک جنرل سیکرٹری واشنگٹن موضوع گفتگو غذا اور اس کے اثرات۔

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے گفتگو کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا اور انہی آیات اور دوسری آیات قرآنی سے واضح کیا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ پیدائش کے بعد بچوں کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جاتی ہے۔ گو ننھے بچے بول نہیں سکتے مگر نقل کرنے کا مادہ ہوتا ہے۔ اس لئے والدین کو بچوں کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ گھر کا روحانی اور اسلامی پرسکون ماحول بچوں کو صحیح طور پر پروان چڑھانے میں ممد و معاون ہوتا ہے

منور احمد سعید صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم نے گفت و شنید کے آداب و اصول نہایت عمدہ طریق پر بیان کر دیئے ہیں اور احادیث سے اسکی اجمالی تفصیل ملتی ہے۔ اور بچوں سے عزت اور شعار سے گفتگو کرنے کی کئی ہدایات احادیث میں موجود ہیں بچے فطرت صحیحہ لئے پیدا ہوتے ہیں اس لئے ہمیں بہت احتیاط سے اُن سے مکالمہ کرنا چاہیئے۔ اور کمی رہ جانے کی صورت میں تعاقبی کرنے اور صبر سے کام لینے کا حکم ہے۔ گفت و شنید دو طرفہ ہوتی ہے اور اسے مزید پانچ شاخوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ بات کو غور سے سُننا اور سمجھنا۔

۲۔ بات کرنے کا طریق۔

۳۔ مشکل درپیش آنے پر اُسے حل کرنے کا طریق کار۔

۴۔ گفتگو کرتے وقت اخلاقی اقدار کا تضاد اور اس کا حل۔

۵۔ کلی طور پر گفتگو کا سلسلہ ختم ہونے پر کیا اقدام کیا جانا چاہیئے۔

ان شاخوں میں سے پہلی شاخ شنید پر آپ نے سیر حاصل بحث کی اور روزمرہ زندگی میں اسکی افادیت کو واضح کیا اور قرآن و حدیث اور دیگر کتب کے حوالے دیئے اور اقتباسات سنائے اور بتایا کہ جب بچے گفتگو کرتے ہیں تو وہ اپنے والدین کو کچھ سمجھانا چاہتے ہیں اس لئے والدین کو تحمل سے اور بہ گوش ہوش سننا چاہیئے اور ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اور پھر انہیں حتی الامکان سمجھنا چاہیئے۔ لاپرواہی اور بے اعتنائی بچوں کی خودی پر کاری ضرب لگا سکتی ہے جس سے یہ سلسلہ گفت و شنید تار تار ہو سکتا ہے اور ایک بُعد و خلیج حائل ہو سکتی ہے اور ناخوشگوار نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اسلئے بچوں کی باتوں کو غور سے سُن کر ان کی صحیح رنگ میں راہنمائی کرنا عین تعلیم اسلامی ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا وہ ایک سرجن ہیں مگر منشیات کا بھی گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے جامع رنگ میں اس زہر قاتل کی طرف توجہ دلائی جو اس دیس کے نونہالوں کو مفلوج کر رہا ہے اور پورے معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ اور وبائی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس کے مہلک نتائج کے اعداد و شمار دل دہلا دیتے ہیں معاشرہ سرعت سے تباہی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ اور حکومت کی گرفت کمزور پڑتی جا رہی ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کو اس وباء سے بچانے کی تمام تر کوششیں کرنے کی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔

آپ نے بتایا کہ جسمانی صحت کو دماغی صحت سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ ان دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پھر آپ نے منشیات مثلاً چرس، گانجہ، چنڈو، اور مرد انا وغیرہ کے استعمال کئے جانے کی کئی وجوہات بیان کیں، مثلاً

۱۔ نقل کرنا۔

۲۔ معاشرہ یا ماحول کا دباؤ۔

۳۔ حقیقت سے فرار کی کیفیت۔

۴۔ لاپرواہی، بے اعتمادی اور بے اعتدالی۔

۵۔ ناامیدی، اور شکست کی کیفیت۔ وغیرہ وغیرہ۔

وجوہات چاہے کچھ بھی ہوں ان کا استعمال جسم میں سراعیت کر کے عادی بنا دیتا ہے اور پھر یہ عادت بیماری کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر کئی سماجی، اخلاقی اور جسمانی برائیوں کے سوتے پھوٹ پڑتے ہیں۔ اس لئے آپ نے اپنے گھر کے ماحول کو عین اسلامی بنانے پر زور دیا تاکہ باہر کی زہریلی فضا کے اثرات کا تریاق گھر کا ماحول ہو۔ اور اپنے بچوں کے ذہن نشین کر دینا چاہیئے کہ ہم ان سے بہت مختلف ہیں اور مختلف رہیں گے چاہے ہمارا کتنا بھی تمسخر اڑایا جائے۔ بالآخر اپنے اخلاق و کردار سے ان کے دل جیتنے ہیں۔

اس معلوماتی اور دلچسپ گفت و شنید کا آخری نمائندہ خاکسار ڈاکٹر مسعود احمد ملک تھا خاکسار نے قرآن و احادیث کی روشنی میں جسمانی، عقلی اور روحانی صحت پر غذا کے اثرات سے متعلق روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے حلال و حرام کی تمیز کیوں کی ہے؟ اور کیوں سادہ خوراک اور صفائی پر زور دیا ہے؟ نشوونما کے لئے خوراک کا استعمال پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور اسلام نے کیوں ماؤں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے بچوں کو ۲ سال تک اپنا دودھ پلائیں اور اس میں کیا حکمت ہے؟

خاکسار نے بتایا کہ موجودہ ترقیاتی دور میں ہزارہا قسم کی کھانے پلانے کی چیزیں اور فارمولے بچوں کے لئے بازار میں موجود ہیں اور تجربات کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ مگر ابھی تک انتھک کاوشوں کے باوجود سائنس دان ماں کے دودھ کا بدل پیدا نہ کر سکے اور اب تھک کر اس بات پر متفق ہوتے نظر آتے ہیں کہ شاید اس کا بدل کبھی بھی نہیں مل سکے اس لئے اب دودھ پلانے کا طریق پھر عود کر رہا ہے اور یہ طریق اسلام نے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔

خوراک کتنی مقدار میں کھانی چاہیئے۔ اور زیادہ کھانے سے جسم پر جو مضر اثرات ہوتے ہیں اُن سے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے واضح کیا کہ اسلام نے ہزاروں سال قبل یہ تعلیم دے دی کہ اپنی بھوک سے ایک نوالہ کم کھاؤ۔ یہی حکمت تھی جس کی وجہ سے یہ تعلیم دی گئی تاکہ انسان کی صحت برقرار رہے۔

اختتام پر مبلغ انچارج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے بچوں کو انعامات تقسیم کئے جو اسلامی کتب پر مشتمل تھے۔

اس تقسیم انعامات کی تقریب میں منور احمد سعید صاحب کا نام بھی پکارا گیا اور انہیں "سال رواں کا بہترین والد" قرار دیتے ہوئے قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ پروگرام ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سورج مکھی" ایک نقد آور فصل

"سورج مکھی" کاشت کر کے صرف تین مہینے میں دو سے اڑھائی ہزار روپیہ کمائیے اور ملک کو خوردنی تیل میں خود کفیل بنائیے۔

مختصر تعارف سورج مکھی ایک تیل دار فصل ہے جس کے بیج میں سے بہ فی صد عمدہ قسم کا کھانے کا تیل حاصل ہوتا ہے جس سے گھی بنتا ہے۔ اس کی کھلی جانوروں کے لئے بہترین خوراک ہے۔ ملک میں خوردنی تیل کی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک اہم مقام حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

کاشت کے فوائد (۱) تھوڑی مدت یعنی ۹۰ دن کی فصل ہے۔ ۲۔ بہت زیادہ پیداواری صلاحیت رکھتی ہے (۳) اس میں پانی کی کمی اور دوسرے ناموافق حالات برداشت کرنے کی صلاحیت ہے۔ ۴۔ کیڑوں اور بیماری کے خلاف زبردست قوت مدافعت رکھتی ہے۔ ۵۔ کماد کے ساتھ کامیاب مخلوط کاشت۔ ۶۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی کاشت دوسری فصلوں سے متصادم نہیں ہوتی۔ لہٰذا اسے فصلوں کے موجودہ ردّ و بدل سے آسانی سے کاشت کر کے زائد آمد حاصل کی جاسکتی ہے۔

مثلاً
کپاس ~~~ سورج مکھی ~~~ کپاس
چاول ~~~ سورج مکھی ~~~ چاول
کماد ~~~ سورج مکھی ~~~ کپاس

وقت کاشت یہ فصل سال میں دو مرتبہ کاشت کی جاتی ہے۔
(۱) بہاریہ فصل: شروع فروری سے وسط مارچ تک
(۲) خزاں کی فصل:۔ شروع اگست سے وسط ستمبر تک

زمین اسے سوائے بہت زیادہ کلراٹھی اور سیم زدہ زمین کے باقی ہر قسم کی زمین میں بڑی کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے لیکن میرا زمین اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے۔ کاشت کے لئے زمین کو اچھی طرح تیار کریں۔

شرح بیج "طریقہ کاشت" عام قسم کا بیج ۴ کلوگرام اور دوغلی اقسام کا ۲½ کلوگرام بیج فی ایکڑ تر و تر میں سنگل رو کاٹن ڈرل یا ٹریکٹر ڈرل سے کاشت کریں اور قطاروں کا درمیانی فاصلہ ۲ سے ۲½ فٹ رکھیں۔

کھاد عام زمین میں ۲ بوری نائٹروفاس یا ایک بوری ڈی اے پی + نصف بوری یوریا کاشت کے وقت اور نصف بوری یوریا دوسرے پانی کے ساتھ دیں۔ زرخیز زمین میں صرف دو بوری نائٹروفاس کاشت کے وقت استعمال کریں۔ یاد رہے کہ ایک بوری پوٹاش فی ایکڑ ہر قسم کی زمین میں کاشت کے وقت استعمال کرنے سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ چاول کے بعد والی زمین میں پوٹاش کا استعمال نہایت ضروری ہے۔

آب پاشی پانی کا استعمال زمین کی نمی محفوظ رکھنے کی صلاحیت پر ہے عام طور پر پہلا پانی کاشت کے ۲۵ سے ۳۰ دن بعد۔ دوسرا پانی پھول بننے وقت اور تیسرا پانی بیج بننے کے وقت دینا چاہیئے۔ موسم کے لحاظ سے پانی میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

گوڈی و چھدرائی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے گوڈی و چھدرائی نہایت ضروری ہے۔ سورج مکھی کی بڑھوتری جلد جلد ہونے کی وجہ سے شروع ہی میں جڑی بوٹیوں کا تدارک ہونا چاہیئے۔ فصل کی چھدرائی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کسی جگہ بھی دو پودے اکٹھے نہیں ہونے چاہئیں ورنہ پھول چھوٹے رہ جائیں گے۔ اور پیداوار میں کمی واقع ہوگی۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ ۱۰ یا ۲۵ سنٹی میٹر رکھیں۔ دوسرے پانی کے بعد جب پودے تقریباً ½ فٹ کے ہو جائیں تو کسّی یا ہل چلا کر اس پر مٹی چڑھائیں۔

برداشت جب پھولوں کا رنگ پشت سے زرد ہو جائے اور رنگین پتیاں گر جائیں تو پھول کاٹ کر صاف جگہ پر پھیلا دیں۔ ڈھیر کی شکل میں ہرگز نہ رکھیں ورنہ پھول گل جائیں گے دو تین دن خشک کرنے کے بعد ڈنڈے سے بیج آسانی سے نکالا جاسکتا ہے۔ اس طرح بیج بھی صاف نکلتا ہے ٹریکٹر کی مدد سے بھی گہائی کی جاسکتی ہے مگر اس طریق کو اختیار کرنے کے لئے پھولوں کو زیادہ خشک کرنا چاہیئے۔ بیج کو دو تین دن خشک کر کے بوریوں میں بھریں۔

نہایت ضروری فصل کو طوطے کے حملہ سے محفوظ رکھیں۔ بیج بننے سے برداشت تک تقریباً بیس، پچیس دن تک فصل کی رکھوالی کریں۔

پیداوار فی ایکڑ پیداوار ۲۵ من تک حاصل کی گئی ہے۔ اوسط پیداوار پندرہ سے بیس من آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

پیداوار کی فروخت گھی کارپوریشن آپ کی کل پیداوار -/۱۳۳ روپے فی چالیس کلوگرام خریدنے کی پابند ہے۔

حصول بیج گھی کارپوریشن نے اعلیٰ اقسام کے غیر ملکی بیج کا انتظام کیا ہے۔ قریبی محکمہ زراعت کے دفتر کے علاوہ دفتر گھی کارپوریشن آف پاکستان (سیڈ ڈویژن) واقع اولڈ سول لائن نزد کوٹھی مہر خدا داد لک سرگودھا میں تشریف لا کر بیج و مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(مرسلہ: مکرم غلام احمد صاحب عطاء۔ ربوہ)

محترم کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی

میرے پیارے پھوپھا مکرم کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین صاحب ۴ جنوری کو سیالکوٹ چھاؤنی میں حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۰ برس تھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ بہت ہی متقی اور پرہیزگار نمازِ باجماعت کے پابند اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے شخص تھے بچپن سے ہی میں گاہے بگاہے سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوتا رہا آپ گھر میں ہمیشہ ہی نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے اور تمام اہل خانہ کو شمولیت کی ترغیب دیتے آخر وقت تک آپ اس کا التزام فرماتے رہے نہایت ہی دعاگو انسان تھے اور اخلاقی لحاظ سے بلند مقام پر سرفراز تھے آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کہ "ہمیشہ مسکراتے رہو" کی مجسم تصویر تھے جب بھی آپ سے ملاقات ہوئی آپ کا مسکراتا چہرہ اور نہایت ہی پیارا اندازِ گفتگو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ آپ کی آواز بارعب مگر شیریں تھی بچوں سے فوراً گھل مل جاتے تھے اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ بچوں کو بھی نہایت باعزت طریق پر آپ کہہ کر مخاطب کرتے کم از کم مجھ سے انہی الفاظ میں گفتگو فرماتے حالانکہ میں ان کے چھوٹے بچے سے بھی کم از کم تین سال چھوٹا تھا۔ ہمیشہ دلچسپ اور اچھی گفتگو کرتے تھے اور عام طور پر جب بہت اچھے موڈ میں ہوتے تو اردو میں گفتگو فرماتے اور حضرت اقدس ؑ کے نشانات کا تذکرہ فرماتے ۷۴ء کے بعد تین چار بار شرفِ ملاقات حاصل ہوا تو بڑے کرب کے ساتھ نوع انسانی کی گمراہی اور حضرت اقدس ؑ کے ذریعہ دی گئی پیش خبریوں کے تازہ ظہور کا تذکرہ بڑے دل نشیں انداز میں کرتے تھے آپ کو مل کر اور آپ کے پاس بیٹھ کر چھوٹا بڑا ہر ایک لطف اٹھاتا تھا۔ جماعت سے امام وقت سے اور سلسلہ سے بہت محبت تھی۔

اپنی اولاد کی بھی اچھی تربیت کرنے میں کوشاں رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد بااخلاق اور ہر ایک سے محبت کا سلوک کرنے والی ہے اور آپ کے بڑے لڑکے برادرم ڈاکٹر منور احمد صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت نصرت جہاں سکیم کے تحت اس سکیم کے اجراء کے ابتداء سے ہی نائیجیریا میں طبی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ الغرض ایک نہایت ہی پیار کرنے والا اور دعاگو اور سلسلہ سے محبت رکھنے والا وجود ہمیں داغ مفارقت دے گیا دل حزن و ملال سے پُر ہے۔ میں دست بدعا ہوں اور احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت اقدس ؑ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمادیں خدا تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمادے اور اُخروی زندگی میں بھی آپ اُسی طرح مسکرا رہے ہوں جس طرح اس جہانِ فانی میں آپ مسکراہٹیں بکھیرتے رہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمادے اور آپ کی اہلیہ میری عزیز ترین پھوپھی کو جو کہ بالکل معذور ہیں صحت دے اور ہر تکلیف دور کرے اور صحت والی لمبی زندگی سے نوازے اور دیگر پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

(ڈاکٹر انور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹنڈو جام)

درخواستِ دُعا

میری لڑکی عزیزی راشدہ پروین کوثر کراچی میں اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے اُس کی صحت اب پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ نیز میرے دو عزیز میجر محمد نذیر، محمد رفیق صاحبان لاہور میں بیمار اور ہسپتال میں داخل ہیں دونوں کا اپریشن ہوا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے۔ احباب جماعت سے تینوں مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مقبول احمد بھٹی الطاہر ۱۵ باب الابواب ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم گھوڑے کیوں پالتے ہیں؟

ہماری تیاری کا معیار کیا ہونا چاہیئے؟

اس سال گھوڑوں کا سالانہ ٹورنامنٹ انشاء اللہ ۵-۶-۷ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ تمام سوار اس ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے اور اس ٹورنامنٹ میں شامل ہوکر اچھے اور عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرنے کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔

ہم گھوڑے کیوں پالتے ہیں؟

ہمارے پیارے امام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند سال پہلے یہ تحریک فرمائی کہ ہر وہ احمدی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے گھوڑے پالنے کا سامان مہیا کیا ہو وہ گھوڑے ضرور پالے۔ اس طرح سے یہ تحریک بھی ان روحانی تحریکوں میں سے ایک ہے جو ہمارے پیارے امام نے وقتاً فوقتاً جاری فرمائیں۔

حضور نے اس تحریک کے بنیادی مقاصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گھوڑے اس لئے پالیں گے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اور ہم گھوڑوں سے اس لئے پیار کرتے ہیں اور کریں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں سے پیار کیا ہے۔ قرآن کریم میں گھوڑوں کا ذکر ایک نبی کے ذکر کے ساتھ بڑے پیارے انداز میں کیا گیا ہے کہ۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

(ص آیات ۳۲ تا ۳۴)

ترجمہ:- (اور یاد کر) جب اس کے سامنے شام کے وقت اعلیٰ درجہ کے گھوڑے پیش کئے گئے۔ تو اس نے کہا میں دنیا کی اچھی چیزوں سے اس لئے محبت رکھتا ہوں کہ وہ مجھے میرے ربّ کی یاد دلاتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے اوٹ میں آگئے (اس نے کہا) ان کو میری طرف لاؤ (جب وہ آئے) تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تھپکنے لگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ:-

گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کے لئے خیر و برکت وابستہ کر دی گئی ہے۔

اس لئے ہر استعداد رکھنے والے اور توفیق پانے والے احمدی کو چاہیئے کہ اس عظیم تحریک میں شامل ہوکر اپنے پیارے امام کی دعاؤں کو حاصل کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کی رضا اور خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرے۔

گھوڑے کس طرح پالنے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ گھوڑے صرف پالنے ہی نہیں بلکہ ان سے پیار بھی کرنا ہے اور اس پیار کے ذریعے سے گھوڑوں کو اس طرح تیار کرنا ہے کہ اگر کم از کم ستر میل تک گھوڑے کو مسلسل بھگاتے چلے جائیں تو گھوڑا سوار کا ساتھ نہ چھوڑے بلکہ جب اسے روکا جائے تو اپنے سفر کے اختتام پر گھوڑا اپنے پاؤں زمین پر مار مار کر کہہ رہا ہو کہ ابھی مجھے اور چلاؤ میں تیار ہوں۔

عرب نسل کے گھوڑے

حضور نے ہمیں یہ بھی فرمایا کہ پہلوں نے جو تجربے کئے ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صرف عرب نسل کے گھوڑے ہی اپنے اندر اس قسم کی ہمت اور جوش اور اپنے مالک کے ساتھ وفا کا مادہ رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی ایسی نشوونما اور تربیت فرمائی کہ عرب گھوڑے کی نسل میں یہ خصوصیات شامل ہوگئیں۔

حضور کے ارشاد کے پیش نظر خاکسار احباب سے یہ بھی گذارش کرنا چاہتا ہے کہ کوشش کریں کہ اوّل خالص عرب خون والے گھوڑے پالیں۔ دوم جس قدر زیادہ سے زیادہ عرب خون رکھنے والا گھوڑا میسر ہو اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور پالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سوار کو بھی ایسی محنت اور کوشش کرنی ہوگی کہ وہ گھوڑے کے مقابلے میں ہمت ہار بیٹھنے والا نہ ہو!۔

تیاری کا معیار

گھوڑوں کی سواری کے سلسلے میں ہماری تیاری کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔ اس بارے میں ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے ہمیں ایک آئیڈیل دیا ہے۔ حضور نے کئی دفعہ یہ مثال بیان کی ہے کہ عربوں کا تیر کمان کا نشانہ اس قدر سچا تھا کہ ایک بھائی اپنے بھائی کے سر پر سیب رکھ کر اسے تیر سے اڑا دیتا تھا اور ایک بھائی کو دوسرے بھائی کے نشانے پر اس قدر اعتماد ہوتا تھا کہ اسے کوئی خوف نہ ہوتا تھا۔ اس قسم کی مہارت ہمارا نصب العین ہے۔ اس کے لئے انتہائی سخت محنت اور پسینہ پسینہ کر دینے والی کوشش کرنی ہوگی کہ گھوڑوں کے تمام کھیلوں میں ہمارا معیار دنیا بھر میں سب سے زیادہ اونچا ہو۔

خاکسار تمام دوستوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں شامل ہونے کی طاقت عطا فرمائی ہے گذارش کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد اس میں شامل ہوکر حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے وارث بنیں اور خاکسار تمام سواروں سے امید رکھتا ہے کہ آنے والے ٹورنامنٹ میں بھرپور تیاری کے ساتھ شامل ہوں گے۔ اور جس قسم کی تیاری کی خواہش ہمارے پیارے امام نے کی ہے اور جس قسم کی تیاری ہمارے محبوب امام کی نظروں میں حقیقی تیاری ہے اس کے لئے محنت کریں گے۔ اور ہر کھیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی نیت سے یہاں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ سب کو اپنے امام کی دعاؤں اور خوشنودی کا وارث بنائے۔ آمین۔

(خاکسار مرزا لقمان احمد۔ مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مثالی وقارِ عمل

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۹ر فروری بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقارِ عمل منائیں۔ قبل از وقت مقام وقارِ عمل کے تعین، ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دے کر ہر مجلس کے سو فیصد خدام کو اس وقارِ عمل میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور رپورٹ جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر مکرم مستری چراغدین صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ عرصہ ۶ سال سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ نیز گھریلو پریشانیوں سے بھی دوچار ہیں۔ احباب جماعت سے دردِ دل سے کامل شفایابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد احمد انور
العارف اسٹیٹس گولبازار ربوہ)

آنکھ کا اپریشن
بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری
کیوٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان
مون لائٹ صوفہ ہاؤس
اسپیشل لکڑی - دیدہ زیب ڈیزائن
اور
ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کیلئے
مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پر تشریف لائیں

چہرے کی خوبصورتی کے لئے
نظام کریم
دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ
چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ
میں ۱۵ اور ۱۶ فروری ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
سوموار ۳ بجے دوپہر سے شام ۶ بجے تک
اور
منگل صبح آٹھ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ
منیجر:-